فون ۴۲۹

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱	۱۲ شعبان ۱۳۹۷ھ ۔ ۳۰ وفا ۱۳۵۶ھش ۔ ۳۰ جولائی ۱۹۷۷ء	نمبر ۱۷۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳۰ وفا ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے ۔ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ، الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے ، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے ، آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ریا سے بڑھ کر نیکیوں کا دشمن کوئی نہیں اِس سے سب نیکیاں جل جاتی ہیں

خوش قسمت وہ انسان ہے جو ریا سے بچے اور جو کام کرے خدا کے لئے کرے

"کسی انسان کے اندر اس مرتبہ اور مقام کا پیدا ہونا (کہ انسان دوسروں پر اپنی نیکیوں کا اظہار نہ کرے) چھوٹی سی بات نہیں اور نہ ہر شخص کو یہ مقام میسّر آتا ہے ۔ یہ حالت اُس وقت پیدا ہوتی ہے جب انسان کامل طور پر اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی صفات پر ایمان لاتا ہے اور اس کے ساتھ ایک صافی تعلق پیدا ہوتا ہے ۔ دُنیا اور اس کی چیزیں اس کی نظر میں فنا ہو جاتی ہیں اور اہلِ دُنیا کی تعریف یا مذمت کا اسے کوئی خیال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ اس مقام پر جب انسان پہنچتا ہے تو وہ فنا کو زیادہ پسند کرتا ہے اور تنہائی اور تخلیہ کو عزیز رکھتا ہے ۔

غرض بدیوں کے ترک پر اس قدر ناز نہ کرو ۔ جب تک نیکیوں کو پورے طور پر ادا نہ کرو گے اور نیکیاں بھی ایسی نیکیاں جن میں ریا کی ملونی نہ ہو اس وقت تک سلوک کی منزل طے نہیں ہوتی ۔ یہ بات یاد رکھو کہ ریا حسنات کو ایسے جلا دیتی ہے جیسے آگ خس و خاشاک کو ۔ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس مرد سے بڑھ کر مردِ خدا نہ پاؤ گے جو نیکی کرتا ہے اور بچا ہتا ہے کہ کسی پر ظاہر نہ ہو ۔

جو شخص خدا تعالیٰ سے پوشیدہ طور پر صلح کر لیتا ہے خدا تعالیٰ اسے عزّت دیتا ہے ۔ یہ مت خیال کرو کہ جو کام تم چھپ کر خدا کے لئے کرو گے وہ مخفی رہے گا ۔ ریا سے بڑھ کر نیکیوں کا دشمن کوئی نہیں ۔ ریاکار کے دل میں کبھی ٹھنڈ نہیں پڑتی ہے جب تک کہ پورا حصّہ نہ لے لے ، مگر ریا ہر مال کو جلا دیتی ہے اور کچھ بھی باقی نہیں رہتا خوش قسمت ہے وہ انسان جو ریا سے بچے اور جو کام کرے وہ خدا تعالیٰ کے لئے کرے ۔ ریاکاروں کی حالت عجیب ہوتی ہے ۔ خدا تعالیٰ کے لئے جب خرچ کرنا ہو تو وہ کفایت شعاری سے کام لیتا ہے لیکن جب ریا کا موقع ہو تو پھر ایک کی بجائے سَو دیتا ہے اور دوسرے طور پر اسی مقصد کے لئے دو کا دینا کافی سمجھتا ہے ۔ اس لئے اِس مرض سے بچنے کی دعا کرتے رہو ۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۸۹ ، صفحہ ۳۹۰)

ربوہ ۲۹ وفا ۔ آج جامع مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر پڑھائی ۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں بتایا کہ قرآن کریم نے اپنے کمال کا خود اعلان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (المائدہ آیت ۴) یعنی اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعہ علمِ دین کو مرتبۂ کمال تک پہنچا دیا ہے اور نوعِ انسان کے لئے ہر قسم کی نعمتوں کے دروازے کھول دئے ہیں ۔ حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات میں سے ایک اقتباس پڑھ کر سنایا اور اس کی روشنی میں قرآن کریم کی آیات کَلِمَۃً طَیِّبَۃً کَشَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ اَصْلُھَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُھَا فِی السَّمَآءِ ۔ تُؤْتِیْٓ اُکُلَھَا کُلَّ حِیْنٍ بِاِذْنِ رَبِّھَا (ابراہیم ۲۵) کی پُرمعارف تفسیر کرتے ہوئے قرآن کریم کے مرتبۂ کمال کے اِن تین پہلوؤں کی وضاحت فرمائی ۔

(۱) اس کے بیان کردہ تمام اصول ثابت اور متحقق ہیں ۔ وہ قانونِ قدرت سے پوری موافقت رکھتے ہیں ۔ بالفاظِ دیگر خدا کے کلام اور اس کے فعل میں مضبوط رشتہ موجود ہے ۔ اگر انسان اس کا مطالعہ کرے اور پھر اس پر عمل کرنے کی کوشش کرے تو اسے ثبات قدم عطا کیا جاتا ہے ۔

(۲) قرآنی تعلیم فطرتِ انسانی کے عین مطابق ہے جو انسان بھی صحیح معنوں میں غور کرے گا وہ اسی نتیجہ پر پہنچے گا کہ یہ کائنات محض اتفاق کا نتیجہ نہیں بلکہ اس کے پیچھے کوئی مدبر بالارادہ ہستی کام کر رہی ہے جس نے کائنات کی ہر چیز کو انسان کے لئے مسخر کیا ہے ۔ کلمہ طیبہ میں اسی ہستی کو پیش کیا گیا ہے اور اسی سے تعلق قائم کرنا انسانی پیدائش کی بنیادی غرض ہے ۔

(۳) اس کا ثمر یعنی پھل یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا قرب ہر زمانہ میں انسان حاصل کر سکتا ہے بشرطیکہ اللہ تعالیٰ (باقی صفحہ [illegible])

پبلشر : مسعود احمد ۔ پرنٹر : سید عبد الحی ۔ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت :۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۳۰ر وفا ۱۳۵۶ ہش
۳۰ر جولائی ۱۹۷۷ء

خدا تعالیٰ کی پناہ اور امان میں آنے کا طریق

کوئی آفت اور مصیبت اتفاقی طور پر رونما نہیں ہوتی۔ جو آفت بھی رونما ہوتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے منشا ارادے اور اذن سے رونما ہوتی ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی کوئی نہ کوئی حکمت ضرور پوشیدہ ہوتی ہے انسان کے لئے عافیت اسی میں ہوتی ہے کہ وہ اپنے نیک اعمال پر فخر نہ کرے (کیونکہ ذرا سی لغزش سے اعمال حبط بھی ہو جاتے ہیں) بلکہ ہمیشہ خدا تعالیٰ سے ڈرتا اور اپنے گناہوں، لغزشوں اور غلط فیصلوں کی معافی طلب کرتا رہے۔ کسی مصیبت یا آفت کو بھی اتفاقی حادثہ نہ سمجھے بلکہ اس کے رونما ہونے پر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اس سے مغفرت اور رحمت کا طلبگار ہو۔ جو لوگ بے خوف ہو کر زندگی گزارتے ہیں اور بھولے سے بھی خدا کو یاد نہیں کرتے وہ بسا اوقات نزول بلا کے وقت پکڑے جاتے ہیں اور پھر بعض اوقات وہ پکڑ اتنی سخت ہوتی ہے کہ کوئی بھی ان کی مدد کو نہیں پہنچ پاتا اور وہ بے یارو مددگار اور سراسر بے بس ہو کر رہ جاتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عصمت کا انتہائی ارفع و اعلیٰ مقام حاصل تھا آپ خاتم الانبیاء افضل الرسل اور اللہ تعالیٰ کے محبوب خاص تھے۔ آپ کے ساتھ حفاظت خاص کا وعدہ تھا اور عظیم الشان کامیابیوں اور کامرانیوں کی آپ کو پیہم بشارتیں مل رہی تھیں اور آپ ان کے پورا ہونے پر یقین کامل رکھتے تھے اور بڑے سے بڑے خطرہ کے وقت بھی کبھی ہراساں نہیں ہوتے تھے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ نعوذ باللہ آپ کا دل خشیت سے خالی تھا بلکہ حق یہ ہے کہ آپ کا دل ہمیشہ خشیت الٰہی سے پُر رہتا تھا اور آپ اللہ تعالیٰ کی بے نیازی سے ہمیشہ لرزاں و ترساں رہتے تھے۔ اصل یہ ہے کہ خشیت حقیقی مومنوں کی لازمی اور مستقل صفت ہوتی ہے اور وہ قرآنی تعلیم کے بموجب خوف اور رجاء کے درمیان زندگی بسر کرتے ہیں۔ وہ کبھی اور کسی حال میں بھی خوف اور خشیت الٰہی سے خالی نہیں ہوتے۔ آپ میں خشیت کا جو عالم تھا از روئے احادیث اس کا ذکر کرتے ہوئے سید سلیمان ندوی صاحب "سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم" کی جلد دوم میں رقمطراز ہیں:۔

"جب کبھی زور سے ہوا چلتی آپ سہم جاتے۔ کسی ضروری کام میں ہوتے اس کو چھوڑ کر قبلہ رخ ہو جاتے اور فرماتے "خدایا! تیری بھیجی ہوئی مصیبت سے پناہ مانگتا ہوں" جب مطلع صاف ہو جاتا یا پانی برس جاتا تو مسرور ہوتے اور خدا کا شکر ادا فرماتے۔ ایک دن اسی قسم کا واقعہ پیش آیا تو حضرت عائشہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ کیوں مضطرب ہو جاتے ہیں۔ ارشاد ہوا۔ "عائشہ! تجھے کیا معلوم کہ قوم ہود کا واقعہ نہ پیش آئے جس نے بادل دیکھ کر کہا کہ یہ ہماری کھیتیوں کو سیراب کرنے والا ہے حالانکہ وہ عذاب الٰہی تھا۔"
(سیرۃ النبی جلد دوم صفحہ ۲۶۶)

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں خشیت کا یہ عالم تھا تو کسی اور کی کیا مجال ہے کہ وہ کسی سماوی آفت کے رونما ہونے پر بے خوف ہو کر اس وقت کو گزارے اور اس کا کوئی اثر اس پر ظاہر نہ ہو۔ بالخصوص ایسے حالات میں جبکہ وقفہ وقفہ سے پیہم غیر معمولی بارشیں تباہی پھیلا رہی ہیں۔ سیلابوں کی وجہ سے ہونے والا نقصان اس پر مستزاد ہے۔ اور آئے دن ٹریفک کے حادثات میں اتنے وسیع پیمانہ پر انسانی جانیں تلف ہو رہی ہوں کہ جن کی پہلے نظیر نہ ملتی ہو اور ان کا سلسلہ ختم ہونے میں نہ آرہا ہو تو ایسی صورت حال کے رونما ہونے پر بدرجہ اولیٰ اس ارشاد خداوندی کی طرف پھر جانا چاہیئے کہ:۔

"اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ" (الحدید آیت ۱۷)

ترجمہ: اب ہم مومنوں سے کہتے ہیں کہ کیا اب تک ان کے دل اللہ کے ذکر کے لئے اور اس کلام کے لئے جو حق (و حکمت) کے ساتھ اترا ہے جھکتے نہیں؟ اور (مومنوں کو) چاہیئے کہ وہ ان لوگوں کی طرح نہ بنیں جن کو ان سے پہلے کتاب دی گئی تھی لیکن (خدا کے فضل کے نزول کا) زمانہ ان کے لئے لمبا ہو گیا جس کے نتیجہ میں ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں سے اکثر نافرمان ہیں۔

خدا تعالیٰ مومنوں پر ایسے حالات اسی لئے لاتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکیں اس سے معافی کے خواستگار ہوں اور اس کی رضاء کی راہوں پر چلنے کا عزم کریں۔ اگر وہ اپنی اصلاح کی طرف مائل ہوں گے تو خدا تعالیٰ جو ارحم الراحمین اور غفور الرحیم ہے وہ رجوع برحمت ہوگا اور انہیں اپنے فضلوں سے نوازے گا۔ لیکن اگر وہ ایسے حالات سے کوئی سبق حاصل نہ کریں اور یہ سمجھتے رہیں کہ قوانین قدرت کے زیر اثر ایسا ہوا ہی کرتا ہے اور اصلاح کی طرف مائل نہ ہوں تو یہ ہرگز بھی اچھی علامت نہیں ہوتی کیونکہ اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کا غضب اور بھڑکتا ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۳۱ر اکتوبر ۱۹۰۲ء کو اسی زمانہ میں خاص طور پر اپنے دلوں میں خوف اور خشیت الٰہی پیدا کرنے اور اسی طرح اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی پناہ اور امان کے نیچے لانے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میری نصیحت اس وقت جماعت کو یہ ہے کہ یہ دن بڑے سخت اور ہولناک ہیں اس لئے جہاں تک ہو سکے اپنے دلوں کو اور آنکھوں کو بُرے جذبات سے روکیں اور اپنے اعمال اور چال چلن میں خاص تبدیلی کریں۔ یہ وقت خاص تبدیلی کا ہے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگنے کا ہے۔ پس اس وقت خدا تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا کرو۔ .... اگر دانشمند غور کرے تو ایک طرح سے یہ دن بڑے عجیب ہیں۔ ان پر نظر کرنے سے موت یاد آتی ہے اور خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین پیدا ہوتا ہے۔ اور یقین ہی ایک ایسی شئے ہے جو اعلیٰ درجہ کی لذت اور سرور صادق الیقین کو بخشتا ہے جو کسی اور کو میسر نہیں آ سکتا۔ خدا شناسی کے مسئلہ پر اس وقت ہزاروں قسم کے حجاب اور گرد و غبار پڑے ہیں اور وہ یقین جو لذت بخش نتائج اپنے ساتھ رکھتا ہے وہ نہیں رہا۔ اور وہ سرور جو دنیا کے تعلقات میں پیدا ہونے والے رنج و غم کو دور کرتا ہے اس وقت نہیں بلکہ یہ حالت ہو رہی ہے کہ اکسیر مل جاوے تو مل جاوے لیکن ایسے آدمی اس زمانہ میں ملنے مشکل ہیں جو خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایسا یقین رکھتے ہوں جس نے ان کی ساری قوتوں اور جذبات پر ایسا اثر کیا ہو اور ایسی معرفت عطا کی ہو جس سے ان کی گناہ کی زندگی پر موت وارد ہو چکی ہو۔ میں سچ کہتا ہوں کہ ایسے دلوں کا ملنا بہت مشکل ہے جو ایمان اور اس کے لذت بخش نتائج کی معرفت سے بھرے ہوئے ہوں۔"

(الحکم ۱۰ر نومبر ۱۹۰۲ء بحوالہ ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۹۷، ۹۸)

"جاں نثاری نہیں تو کچھ بھی نہیں"

بے قراری نہیں تو کچھ بھی نہیں	اشکباری نہیں تو کچھ بھی نہیں
آہ و زاری خدا کو ہے مرغوب	آہ و زاری نہیں تو کچھ بھی نہیں
فرطِ الفت سے تم نے رو رو کر	شب گزاری نہیں تو کچھ بھی نہیں
کج کلاہوں کو جا کے یہ کہہ دو	خاکساری نہیں تو کچھ بھی نہیں
جان بے حد عزیز ہے لیکن	تم پہ واری نہیں تو کچھ بھی نہیں
وقف محبوب کیلئے اے دوست	عمر ساری نہیں تو کچھ بھی نہیں
بادشاہوں کی دوستی کیا ہے؟	تم سے یاری نہیں تو کچھ بھی نہیں

عشق کی جان ہے یہی محمود
جاں نثاری نہیں تو کچھ بھی نہیں

—— (ڈاکٹر محمود الحسن ایمن آبادی) ——

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرتِ الٰہی کے بعض عظیم الشّان نظارے

(سُلطان احمدؐ پیر کوٹی)

(۲)

(۸)

حضرت یوسف علیہ السّلام کی ذاتِ مبارک بھی نصرتِ الٰہی کا ایک عظیم نشان تھی۔ آپ کے بھائیوں نے اپنے باپ حضرت یعقوب علیہ السلام کی تمام تر توجہ حاصل کرنے کے لئے آپ کو جنگل میں لے جا کر ایک پُرانے اور گہرے کنوئیں میں ڈال دیا اور خیال کر لیا کہ آپ زیادہ دیر تک زندہ نہیں رہ سکیں گے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو بذریعہ وحی بتایا کہ دیکھو گھبراؤ نہیں مَیں تمہیں یہاں سے نجات دوں گا اور تمہیں اتنی لمبی عمر عطا ہوگی کہ تم اپنے بھائیوں سے ان کے کرتوتوں سے متعلق سوال بھی کروگے۔ اللہ تعالیٰ کی عجیب حکمت ہے کہ ایک قافلہ آیا اس نے آپ کو کنوئیں سے باہر نکالا۔ پھر آپ مصر کی منڈی میں فروخت ہو کر حکومت کے ایک بڑے عہدیدار کے پاس پہنچے جس نے اپنے بیٹوں کی طرح آپ کی پرورش کی۔ پھر ایسا انقلاب آیا کہ آپ حکومت کے ایک معزز عہدہ پر فائز ہو گئے۔ خزانہ آپ کی تحویل میں دیدیا گیا۔ آپ کے بھائی غلہ کی تلاش میں آپ کے پاس آئے تو ایک موقع پر آپ نے انہیں ان کے کرتوتوں سے آگاہ بھی فرمایا اور انہوں نے اقرار کیا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ہم پر فضیلت دی ہے۔ اِنْ كُنَّا لَخٰطِئِيْنَ ہم یقیناً خطا کار تھے۔

پھر عزیز مصر کی بیوی نے آپ کو بُرائی کے رستہ پر چلانا چاہا تو اللہ تعالیٰ سے آپ نے دعا کی کہ:-

اِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ○ (یوسف)

اے اللہ! اگر تُو نے ان کی تدبیر کے بد نتیجہ سے مجھے نہ بچایا تو مَیں ان کی طرف جھک جاؤں گا اور میں جاہلوں میں سے ہو جاؤں گا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کو سُنا اور اُن کی تدبیر کے بد نتیجہ سے آپ کو بچا لیا اور اس الزام سے آپ کی برأت کے سامان پیدا کر دیئے جو آپ پر لگایا گیا تھا۔ عزیز مصر کی بیوی کے رشتہ داروں میں سے ایک شخص آپ کے حق میں گواہی دینے کے لئے کھڑا ہو گیا۔ پھر عزیز مصر کی بیوی کی سہیلیاں آپ کو دیکھ کر بے ساختہ کہہ اُٹھیں کہ یہ شخص تو بڑی عظمت و شان کا مالک ہے، یہ بشر ہے ہی نہیں، یہ تو ایک معزز فرشتہ ہے۔ اس پر جو الزام لگایا گیا ہے اس سے یہ پاک ہے۔ پھر زلیخا نے خود بھی شاہِ مصر کے سامنے اس بات کا اقرار کیا کہ:-

اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○

مَیں نے یوسف (علیہ السلام) سے خود اس کی مرضی کے خلاف ایک بُرا فعل کروانے کی کوشش کی تھی اور وہ یقیناً راستبازوں میں سے ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے بُلانے پر جب آپ کے والدین اور بھائی مستقل رہائش کے لئے آپ کے پاس آگئے تو آپ نے حضرت یعقوب علیہ السلام کو بتایا کہ اے میرے باپ! یہ میری پہلے سے دیکھی ہوئی رؤیا کی تعبیر ہے۔ اللہ نے اس کو پورا کر دیا ہے۔ اس نے مجھ پر بہت فضل کیا ہے۔ اس نے مجھ پر احسان کیا جب اس نے مجھ کو قید سے نکالا اور پھر آپ کو جنگل سے میرے پاس لے آیا بعد اس کے کہ شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں بگاڑ پیدا کر دیا تھا۔

آپ نے خدا تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:-

"اے اللہ! تُو نے ہی مجھے حکومت کا ایک حصّہ دیا ہے اور اپنی باتوں کی حقیقت کا بھی تُو نے مجھے علم بخشا ہے اے زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے خدا تُو ہی اس جہان اور دوسرے جہان میں میرا مددگار ہے۔"

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کتنا ہی سچا ہے کہ جب رسولوں کی تکذیب و مخالفت اس حد تک جا پہنچتی ہے کہ وہ مخالفین کے متعلق مایوس و نا امید ہو جاتے ہیں تو جَآءَهُمْ نَصْرُنَا اللہ تعالیٰ کی عون و نصرت ان کے پاس اچانک آجاتی ہے اور یہ مدد رسولوں کی صداقت پر عظیم نشان بنتی ہے۔

(۹)

فرعون ایک ظالم و سرکش اور متکبر بادشاہ تھا۔ اس نے اپنی رعایا کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا اور اس پر ہر قسم کا ظلم روا رکھا تھا۔ بنی اسرائیل بھی اس کی حکومت میں غلامی کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ وہ ان سے بیگار لیتا، ان کے بچوں کو قتل کر دیتا اور بچیوں کو زندہ رکھتا۔ بنی اسرائیل کی نسل کُشی کی یہ ایک تدبیر تھی جو اُس نے اختیار کر رکھی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کی ہدایت اور بنی اسرائیل کی آزادی کے لئے مبعوث ہوئے۔ آپ نے اسے توحید کی تعلیم دی اور خدائے واحد پر ایمان لانے کی تلقین فرمائی۔ نیز یہ بھی کہا کہ وہ بنی اسرائیل کو اس کے ساتھ بھیجدے۔ اس نے بڑی حقارت سے کہا۔ کون ہے تمہارا خدا اور کون ہے ربّ العالمین۔ تم نے اگر میرے سوا کسی اور معبود کا نام میرے سامنے لیا تو مَیں تمہیں قیدی بنا لوں گا۔ اس نے بنی اسرائیل کو آزاد کرنے سے بھی انکار کر دیا۔ اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ طعنہ بھی دیا کہ ہم نے تمہاری پرورش کی، تمہیں پروان چڑھایا تو بڑا ناشکرا نکلا۔ تُو نے ہمارا ایک عظیم جُرم کیا اور یہاں سے بھاگ گیا۔ میرے نزدیک تم جادوگر ہو جو ہمیں اپنے آباء و اجداد کے طریق سے باز رکھنا اور ہمیں ہمارے ملک سے نکالنا چاہتے ہو۔ اس نے اپنی قوم کو بھی آپ کے اور آپ کے پیرووں کے خلاف اُکسایا اور آپ کے خلاف ایمان لانے والوں کو دھمکی دی کہ مَیں تمہارے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دوں گا اور کھجوروں کے تنوں پر تمہیں پھانسی دے کر تمہارا کام تمام کر دوں گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام گھبرائے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ کہہ کر تسلّی دی کہ ڈرو مت مَیں تمہارے ساتھ ہوں۔ میری تائید و نصرت ہر دم تمہارے شاملِ حال ہے۔ میری موجودگی میں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں کو صبر و استقامت اختیار کرنے اور خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرنے کی تلقین فرمائی اور خود بھی خدا تعالیٰ سے یوں ملتجی ہوئے:-

رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ (قصص: ۲۲)

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۙ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○

(یونس: ۸۶)

رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ (یونس: ۸۹)

اے میرے رب! تو مجھے ظالم قوم سے بچا لے۔ اے ہمارے رب تو ہمیں ظالم قوم کے لئے فتنہ کا موجب نہ بنا اور ہمیں کافر قوم سے نجات دے۔

اے اللہ! تو اُن کے اموال کو تباہ کر دے اور ان کے دلوں پر سزا نازل فرما۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو بشارت دی کہ تمہاری دعائیں نے قبول کر لی ہیں۔ تم فکر نہ کرو۔ تم راتوں رات بنی اسرائیل کو مصر سے نکال کر لے جاؤ اور دیکھو سمندر میں سے بلا خوف گزر جانا۔ میں اپنی رحمت کے نتیجہ میں وہاں تمہارے لئے رستہ بنا دوں گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام احکام خداوندی کی تعمیل میں بنی اسرائیل کو مصر سے لے کر نکلے تو فرعون اور اس کے لشکر نے آپ کا پیچھا کیا۔ جب موسیٰ علیہ السلام سمندر میں سے گزرے تو جزر کی کیفیت تھی لیکن جب فرعون اور اس کے ساتھی گزرنے لگے تو مد کی کیفیت پیدا ہو گئی۔ وہ سب سمندر کی نذر ہو گئے۔

قرآن کریم کہتا ہے کہ فرعون مرنے سے پہلے ایمان لے آیا لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اب تمہارے ایمان کا یہ فائدہ تم کو دیا جا سکتا ہے کہ تمہارے جسم کو محفوظ رکھ لیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاتے اور اسے بعد میں آنے والوں کیلئے عبرت کا سامان بنا دیا جائے۔ چنانچہ یہ جسم معجزانہ طور پر اب تک محفوظ ہے اور صدیوں سے عبرت کا سامان بنا ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرعون اور اس کی قوم کو مصر کے باغات، چشموں اور خزانوں سے محروم کر دیا۔ ایک عظیم سلطنت سے انہیں محروم کر دیا جس کے وہ مالک تھے اور بنی اسرائیل جسے وہ کمزور اور ضعیف سمجھتا تھا اسے ان کا مالک بنا دیا۔ یہ نصرتِ الٰہی اور آسمانی تائید کا ایک زبردست نشان ہے۔

(۱۰)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔ آپ نے انہیں بتایا کہ وہ ان کے رب کی طرف سے نشان لیکر مبعوث ہوئے ہیں۔ وہ تورات کے مصدق ہیں۔ آپ نے فرمایا یقیناً اللہ ہی میرا اور تمہارا رب ہے تم اسی کی عبادت کرو، اس کا تقویٰ اختیار کرو۔ تم میری بات مانو کہ اسی میں تمہاری بھلائی اور فلاح ہے۔ آپ کی قوم نے آپ کی تکذیب کی، آپ کو مجنون اور ساحر قرار دیا اور نہ صرف آپ کی پیدائش پر اعتراض کیا اور حضرت مریم علیہا السلام کو اس کا طعنہ دیا بلکہ وہ آپ کے قتل کے درپے ہو گئے۔ پرانے صحیفوں میں لکھا ہے کہ جو کاٹھ پر چڑھایا جائے وہ ملعون ہوتا ہے اس لئے سربرآوردہ یہودیوں اور کاہنوں نے یہ مشورہ کیا کہ آپ کو صلیب پر چڑھایا جائے۔ اس طرح آپ کی موت آپ کے کذب کی ایک واضح علامت بن جائے گی۔ انجیل میں ہے:-

"انہوں نے اسے مصلوب کیا اور اس کے کپڑے قرعہ ڈال کر بانٹ لئے اور وہاں بیٹھ کر اس کی نگہبانی کرنے لگے اور اس کا الزام لکھ کر اس کے سر پر لگا دیا کہ یہ یہودیوں کا بادشاہ یسوع ہے۔۔۔۔
راہ چلنے والے سر ہلا ہلا کر اس کو لعن طعن کرتے اور کہتے تھے۔ اے مقدس کو ڈھانے والے اور تین دن میں بنانے والے اپنے تئیں بچا۔ اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو صلیب سے اتر آ۔" (متی باب ۲۷)

قرآن کریم بتاتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو یہ بشارت دی تھی کہ یہودی آپ کو صلیب پر مارنے میں کامیاب نہیں ہوں گے بلکہ وہ انہیں طبعی موت دے گا۔ اپنی طرف ان کا رفع کرے گا۔ کفار کے اعتراضات سے بری قرار دے گا اور آپ کے ماننے والوں کو آپ کے مخالفین پر قیامت تک غلبہ دیئے رکھے گا۔ پھر جب آپ کو صلیب پر چڑھائے جانے کا یقین ہو گیا تو آپ نے خدا تعالیٰ کے حضور منہ کے بل گر کر یوں دعا کی:-

"اے میرے رب! اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے۔" (متی باب ۲۶)

پھر جب آپ کو صلیب پر چڑھا دیا گیا تو تیسرے پہر آپ نے خدا تعالیٰ سے یہ مناجات کی کہ:-

"ایلی۔ ایلی۔ لما سبقتنی؟
اے میرے خدا! اے میرے خدا! تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟" (متی باب ۲۷)

اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کو سنا۔ انہیں شرفِ قبولیت بخشا اور اپنے وعدوں کے مطابق یہودیوں کے منصوبہ کو ناکام بنا دیا۔ غیب سے ایسے سامان پیدا کئے کہ آپ صلیب سے زندہ اتر آئے اور پھر بنی اسرائیل کے دوسرے قبائل کی تلاش میں کشمیر آئے اور وہیں ۱۲۰ سال کی عمر پا کر آپ نے وفات پائی اور ایک بار پھر یہ بات واضح طور پر سامنے آئی کہ اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندوں کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑتا۔ وہ ان کے خلاف بنائے گئے منصوبوں کو ناکام بناتا اور ان کی نصرت و تائید کرتا ہے اور اس طرح ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پیاروں کے مقابلہ میں جو بھی آئے گا ناکامی و نامرادی اس کے نصیب میں ہو گی۔ حضرت مسیح علیہ السلام کا صلیبی موت سے نجات پانا اور یہودیوں کا ناکام و نامراد ہونا نصرتِ الٰہی کی ایک عظیم مثال ہے۔

(۱۱)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسرے انبیاء پر یہ فضیلت حاصل ہے کہ آپ کی زندگی کا ہر پہلو محفوظ ہے۔ آپ کی مبارک زندگی ایک کھلی ہوئی کتاب ہے اس کا کوئی امر بھی مخفی نہیں۔ اس لئے اگر کوئی شخص آپ کی زندگی کے کسی بھی پہلو کا مطالعہ کرنا چاہے تو اسے کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔ آج کے مضمون کے سلسلہ میں ہم آپ کی مبارک زندگی کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں قدم قدم پر نصرتِ الٰہی اور آسمانی تائید کے نظارے نظر آتے ہیں۔ اگر ہم انہیں قدرے تفصیل کے ساتھ بیان کرنا چاہیں تو اس کے لئے سینکڑوں نہیں ہزاروں صفحات درکار ہیں۔ یہاں صرف مجمل طور پر ہی اس کے متعلق کچھ ذکر کیا جا سکے گا۔

کفارِ مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تین قسم کی تدابیر کیں:-

۱۔ آپ کو اپنے مکان میں بند کر دیا جائے تا آپ کا اصلاح و ارشاد کا کام رک جائے۔ لوگ نہ تو آپ سے مل سکیں اور نہ آپ کی باتیں سن سکیں۔
۲۔ آپ کو قتل کر دیا جائے۔
۳۔ آپ کو مکہ سے باہر نکال دیا جائے۔

کفارِ مکہ کی ان تدابیر کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس طرح کیا ہے کہ:-

وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ط وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ○
(انفال: ۳۱)

تو اس وقت کو یاد کر جب کفار تیرے متعلق تدبیریں کر رہے تھے کہ تجھے ایک جگہ محصور کر دیں یا قتل کر دیں یا تجھ کو مکہ سے نکال دیں اور وہ بھی تدبیریں کر رہے تھے اور اللہ بھی تدبیر کر رہا تھا اور اللہ بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ آپ اور آپ کے ماننے والے کمزور، ضعیف اور بے بس تھے۔ دنیوی دولت و ثروت اور قوت و طاقت آپ کے پاس نہیں تھی۔ اس کے مقابلہ میں کفارِ مکہ کے پاس اس زمانہ کے لحاظ سے ہر قسم کی طاقت موجود تھی۔ اگر آپ ان کی تدابیر سے محفوظ رہے تو اس کا موجب صرف نصرتِ الٰہی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی مدد کی اور دشمن کی تدابیر سے محفوظ رکھا۔

کفارِ مکہ آپ کو گھر میں قید رکھنے میں ناکام رہے اور آپ صبح و شام گھر سے باہر تشریف لیجا کر بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ کی تعمیل میں پیغامِ حق پہنچاتے رہے اور آپ کی قوتِ قدسیہ لوگوں کو اس کی طرف کھینچتی رہی۔ وہ آپ کو قتل بھی نہ کر سکے۔ اللہ تعالیٰ کا آپ سے وعدہ تھا کہ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ (مائدہ: ۶۸) اللہ تعالیٰ آپ کو لوگوں کے ہاتھوں قتل ہونے سے محفوظ رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی حفاظت کیلئے آسمان کے فرشتوں کو مقرر کر رکھا تھا۔

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ (رعد: ۱۲)

تیسری تدبیر آپ کو علاقہ بدر کرنے کی تھی اس میں بظاہر کفارِ مکہ کامیاب ہو گئے۔ لیکن آپ کی ہجرت بھی نصرتِ الٰہی کا ایک عظیم نشان تھی۔ کفارِ مکہ کا آپ کے گھر کا محاصرہ کر لینا لیکن آپ کا بلا خوف و خطر ان میں سے گزر جانا اور ان کا آپ کو دیکھ نہ سکنا، غارِ ثور میں حضرت ابوبکرؓ کی معیت میں، بچھوؤں اور سانپوں کا مسکن ہونے کے باوجود آپ کا محفوظ و مصئون رہنا، کفارِ مکہ کا آپ کا تعاقب کرنا اور غارِ ثور میں پہنچ جانا لیکن اللہ تعالیٰ کی حکمت کے ماتحت ان کا آپ کو دیکھ نہ سکنا اور ناکام و نامراد واپس آ جانا، سراقہ بن مالک کا انعام کے لالچ میں آپ کا تعاقب کرنا اور اس کے گھوڑے کا بار بار ٹھوکر کھانا اور زمین میں دھنس جانا یہ نصرتِ الٰہی کے نشان نہیں تو اور کیا ہیں؟

پھر ہجرت کے بعد دارالہجرت مدینہ میں بھی نصرتِ الٰہی کے بے شمار نظارے دیکھنے میں آئے۔ جنگِ بدر میں دیکھو ۳۱۳ ناتجربہ کار اور غیر مسلح مسلمان ایک ہزار تجربہ کار اور ہتھیار بند کفار کے مقابلہ پر آئے۔ جنگ ہوئی اور کفارِ مکہ نے نہ صرف شکست فاش کھائی بلکہ چند گھنٹوں کے اندر اندر عرب کے بڑے بڑے سردار مارے گئے، ان کی ساری حشمت جاتی رہی اور مکہ والے قیدی اور لاشیں چھوڑ کر مکہ کی طرف بھاگ گئے۔ خود فوج کا کمانڈر ابوجہل دو نوعمر بچوں کے ہاتھوں کیفر کردار کو پہنچا۔

جنگِ احد میں گو منافقوں کے میدانِ جنگ سے چلے آنے کی وجہ سے مسلمان لشکر کو وقتی شکست سے دوچار ہونا پڑا مگر اس کے بعد جن حالات میں انہیں دوبارہ فتح نصیب ہوئی۔ یہ خود نصرتِ الٰہی کا کرشمہ ہے ورنہ شکست خوردہ سپاہ کا دوبارہ اکٹھا ہونا اور کمزور و نحیف اور زخمی مسلمانوں کا دوبارہ کفار کے سامنے آنا عام حالات میں مشکل ہی نہیں تھا محال امر تھا۔

جنگِ احزاب کو دیکھو سارا عرب مدینہ پر چڑھ آیا اور بظاہر مسلمانوں کا بچ جانا محال امر تھا لیکن نصرتِ الٰہی کے نتیجہ میں ایسے حالات پیدا ہو گئے کہ اسلام کو دفاعی پوزیشن کی بجائے خود جارحانہ حملہ کرنے کی پوزیشن نصیب ہو گئی اور اس کے بعد اکیس سال تک متواتر کوشش کرنے کے بعد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہِ اگست میں خدام "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا مطالعہ کریں! (مہتمم تعلیم)

کفار کو بھی یقین کرنا پڑا کہ اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے اور ان کے بت جھوٹے ہیں غرضیکہ جب تک آپؐ مکہ میں قیام پذیر رہے کفار اپنی تدابیر میں ناکام رہے۔ آپؐ نے مکہ سے مدینہ ہجرت کی تو ہجرت کے دوران اور پھر مدینہ کے قیام کے دوران کفار مکہ باوجود اپنی انتہائی تدابیر کے ناکام رہے اور نصرت الٰہی ہر دم اور ہر آن آپؐ کے قدم چومتی رہی اور ان واقعات کو پڑھنے والا اللہ تعالیٰ کے اس فرمودہ کی صداقت پر ایمان لے آتا ہے۔

"اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْھَادُ"

(۱۲)

مامورِ زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی بڑے واضح طور پر خدا تعالیٰ سے اطلاع پا کر یہ اعلان فرمایا تھا کہ:۔

"اِنَّہٗ یَنْصُرُنِیْ حَتّٰی یَبْلُغَ اَمْرِیْ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَھَا"
(تذکرہ ص ۳۱۲)

کہ اللہ تعالیٰ مدد کرے گا جہاں تک کہ میرا کام زمین کے مشرق و مغرب میں پہنچ جائے گا۔

خدا تعالیٰ نے بار بار آپؑ کے متعلق فرمایا:۔

"یَنْصُرُکَ اللّٰہُ مِنْ عِنْدِہٖ" (تذکرہ ص ۰)

اللہ اپنے پاس سے تیری مدد کرے گا

"وَاللّٰہُ یَنْصُرُکَ وَلَوْ لَمْ یَنْصُرْکَ النَّاسُ"
(تذکرہ ص ۲۰)

اللہ تیری مدد کرے گا اگرچہ لوگ تیری مدد نہ کریں۔

"یَنْصُرُہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ"
(تذکرہ ص ۷۳)

فرشتے آپؑ کی مدد کریں گے۔

تاریخ احمدیت کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ آپؑ کے حق میں بڑی شان سے پورا ہوا۔ قدم قدم پر آپ کو نصرت الٰہی سے مشرف کیا گیا۔ ہر لحظہ اللہ تعالیٰ کی تائید آپ کے شامل حال رہی۔ ہر میدان میں آپؑ نے فتح حاصل کی۔ ہر معرکہ میں آپؑ غالب رہے۔ آپؑ ہر دفعہ کامیاب ہوئے اور ہر حملہ سے محفوظ رہے۔ اور ہر جگہ آپ کو نصرت الٰہی میسر آئی۔ آپؑ کے پیغام کو روکنے کی پوری کوشش کی گئی۔ ہر مذہب کے پیرو آپؑ کے خلاف کھڑے ہوئے لیکن خدا تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق آپؑ کا پیغام دنیا کے مغرب میں بھی پہنچا۔ مشرق میں بھی پہنچا۔ شمال میں بھی لوگوں نے آپؑ کے پیغام کو سنا اور جنوب میں بھی لوگوں نے آپؑ کے پیغام کو سنا اور ایک ایک کر کے لوگ آپؑ کی جماعت میں داخل ہوئے اور ہر مذہب کے لوگ آپ کی جماعت میں داخل ہوئے اور آج دنیا کا وہ کون سا ملک رہا ہے وہ کون سا علاقہ اور ملک ہے جہاں آپؑ کے پیرو اور آپؑ کے نام لیوا موجود نہ ہوں اور یہ سب کچھ بلا نصرت الٰہی نہیں ہو سکتا۔

جماعت احمدیہ نے آپؑ کے بعد آپؑ کے خلفاء کے زمانوں میں بھی نصرت الٰہی کے وعدہ کو پورا ہوتے دیکھا۔ کتنی ہی مخالفت کی آندھیاں چلیں۔ کتنے ہی زلازل آئے کتنی ہی طاقتیں اس کے مقابل پر اٹھیں لیکن جماعت نے نصرت الٰہی کے بڑے ایمان افروز نظارے دیکھے۔ جماعت نے روز افزوں ترقی کی اور کر رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کی نصرت کے سہارے اب تک بڑی کامیابی کے ساتھ اصلاح و ارشاد کا فریضہ سرانجام دے رہی ہے وہ غلبۂ اسلام کی مہم کو جاری رکھے ہوئے ہے اور اس کے ذریعہ ایک ایک کر کے لوگ اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو رہے ہیں۔ اگر کوئی شخص ادنیٰ تدبر بھی کرے تو یہ امر احمدیت کی سچائی کا ایک زبردست نشان ہے۔

اب بھی اور آئندہ بھی نصرت الٰہی کے نظارے جماعت کے شامل حال رہیں گے مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ سے مدد اور نصرت طلب کی جائے اس کی تائید اور حمایت چاہی جائے۔ اس کے حضور التجائیں کی جائیں زاریاں کی جائیں۔ سجدوں میں گڑگڑا کر اس کے حضور گڑگڑایا جائے۔ اپنی بے بسی کا اظہار کیا جائے اسی کا سہارا طلب کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ بخیل نہیں وہ سخی ہے اپنے بندوں پر مہربان ہے اس کے حضور سے کوئی خالی ہاتھ نہیں پھرا۔ خدا کرے کہ اس کی عون و نصرت آئندہ بھی جماعت کے شامل حال رہے اور وہ غلبہ اسلام کی مہم کو بڑی کامیابی سے سر کرے جو اس سلسلہ میں جاری ہے۔ اللّٰھم ایّد الامام والاحمدیین والمبلغین وکن معھم حیثما کانوا وانصرھم نصرًا مؤزرًا۔

○

رمضان المبارک اور دعائیہ فہرست

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"وقف جدید کے بجٹ میں بڑی تھوڑی رقم ہوتی ہے۔ جماعت یہ کوشش کرے کہ ان کی ضرورت پوری ہو۔ تاکہ جو جماعت کی ضرورت ہے وہ پوری ہو اور ضرورت کے احساس اور ذمہ داریوں کے فقدان کے نتیجہ میں جو خرابی پیدا ہو سکتی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بچائے اور محفوظ رکھے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ جنوری ۱۹۷۷ء)

ماہ شعبان گزر رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ وسط اگست میں ماہ رمضان شروع ہوگا۔ یہ نیکیوں، زیادہ سے زیادہ قربانیوں اور قبولیت دعا کا مہینہ ہے۔ تمام بھائیوں اور بہنوں سے درخواست ہے کہ براہ مہربانی آج سے ہی عزم صمیم کر لیں کہ وہ اس ماہ مبارک سے قبل یا اس ماہ مبارک میں اپنا اور اپنے بچوں کا چندہ وقف جدید سو فیصدی (۱۰۰٪) ادا کر دیں گے تاکہ ان کے لئے اس ماہ مبارک میں مرکز میں دعائیں ہوتی رہیں اور ۲۹ رمضان المبارک کو ان کے اسمائے گرامی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھی دعا کے لئے پیش کئے جائیں۔

جملہ امراء و صدر صاحبان، مقامی جماعتوں کے عہدیداران، مجالس انصار اللہ و خدام الاحمدیہ کے عہدیداران اور لجنہ اماء اللہ کے عہدیداران سے گزارش ہے کہ وہ وقف جدید کے بارے میں اپنی ذمہ داریوں کے احساس کو تیز تر کر دیں اور کوشش فرمائیں کہ زیادہ سے زیادہ احباب و خواتین اپنے بچوں کا اور اپنا چندہ وقف جدید رمضان المبارک سے قبل یا رمضان المبارک میں سو فیصدی ادا کر دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء!

(ناظم مال وقف جدید۔ ربوہ)

اعلان دار القضاء

مکرم عبد اللطیف صاحب چک سکندر تحصیل کھاریاں ضلع گجرات نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم حاجی محمد خان صاحب وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کی ذاتی امانت تحریک جدید میں اس وقت ۔/۲۷۰۰ روپے موجود ہیں۔ میرے علاوہ مرحوم کی بیوہ آمنہ بی بی صاحبہ اور دختر کنیز [illegible] صاحبہ بھی مرحوم کی جائز وارث ہیں۔ والدہ صاحبہ اور ہمشیرہ صاحبہ کو رقم مبلغ ۔/۲۷۰۰ روپے مجھے ادا کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے لہٰذا استدعا ہے کہ رقم مبلغ ۔/۲۷۰۰ روپے مجھے ادا کئے جانے کا فیصلہ صادر فرما دیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم حکیم منور احمد صاحب چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ تحریر کرتے ہیں کہ ان کے چھوٹے بھائی عزیز عبد الکریم ابن حکیم عبد العزیز صاحب کو ۲۵ جولائی کو سکوٹر کے ایک حادثہ میں چوٹیں آئی ہیں۔

(۲) مکرم عزیز اللہ صاحب خالد محمد آباد اسٹیٹ (سندھ) تحریر کرتے ہیں کہ مکرم عطاء اللہ صاحب اکاؤنٹنٹ مقیم مبارک آباد اسٹیٹ کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔

(۳) مکرم مبارک احمد صاحب ظفر ترگڑی ضلع گوجرانوالہ لکھتے ہیں کہ ان کے ماموں زاد بھائی نصیر احمد صاحب راہوالی ضلع گوجرانوالہ کو ایک حادثہ میں سخت چوٹ آئی ہے ایک گردہ پھٹ گیا ہے جسے آپریشن کر کے ٹانکے لگائے گئے ہیں نیز ان کا اپنڈے سائیٹس کا بھی آپریشن ہوا ہے۔

(۴) عبد الحمید صاحب بشیر خلیل آباد ضلع کوٹلی (آزاد کشمیر) کی والدہ اور دادی اماں بیمار ہیں۔

(۵) مکرم محمد صدیق خان صاحب ریلوے کالونی چاہ میراں لاہور عرصہ تین سال سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔

احباب کرام سب مریضوں کی کامل و عاجل شفا کے لئے دعا فرمائیں۔

قائدین اطفال و خدام کے حل شدہ پرچے جلد بھجوا دیں! (مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ہر جماعت جائزہ لے

(الف) آپ کی جماعت میں ایسے احباب تو نہیں ہیں جو اِس مبارک تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں لیکن ابھی تک نہیں ہوئے۔

(ب) آپ کی جماعت میں ایسے احباب تو نہیں ہیں جنہوں نے ابھی تک ۳/۱۵ ادا نہ کیا ہو۔

(ج) کیا آپ نے سالِ رواں کی وصولی اِس طرح شروع کر دی ہے سال ختم ہونے سے قبل جو ۲۸ فروری ۱۹۷۸ء کو ختم ہوگا ہر وعدہ کنندہ سے ۴/۱۵ وصول ہو جائے اور کوئی کمی نہ رہے۔

اپنی مساعی کو تیز تر کیجئے۔ ایک عظیم کام آپ کے سپرد ہے ساری دُنیا میں انشاء اللہ اسلام کو غالب کرنا ہے۔ اس کے لئے ہمیں عظیم قربانیاں کرنا ہوں گی۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

دُعائے مغفرت

(۱) افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ اخویم محترم ملک فضل عمر صاحب ڈویژنل اکونٹنٹ واپڈا اعال راولپنڈی کے والد محترم ملک محمد شفیع صاحب ریٹائرڈ پٹواری محکمہ مال ساکن موضع بھینی شرقپور ضلع شیخوپورہ مورخہ ۱۸ اور ۱۹ جولائی کی درمیانی شب حرکتِ قلب بند ہونے کی وجہ سے ۷۳ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے اُن کا جنازہ گاؤں سے ربوہ لے جایا گیا۔ ۲۰ جولائی کی صبح کو نمازِ فجر کے بعد مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم کا جنازہ گاؤں میں بھی پڑھا گیا جس میں مقامی غیر از جماعت احباب بھی کثرت سے شامل ہوئے۔ ربوہ میں جنازہ کی نماز مکرم حکیم عبد العزیز صاحب (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) ریٹائرڈ انسپکٹر بیت المال نے پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر دعا بھی اُنہوں نے ہی کرائی۔

مرحوم جماعت احمدیہ بھینی کے صدر تھے۔ اپنے گاؤں اور علاقہ میں صاحبِ اثر و رسوخ تھے۔ سلسلہ کے ساتھ اخلاص رکھتے تھے۔ نماز با جماعت کے بہت پابند اور تہجد اور نوافل کا التزام کرنے والے تھے۔ مہمان نواز اور متواضع انسان تھے۔

مرحوم نے اپنے پیچھے چار لڑکے یعنی مکرم ملک فضل عمر صاحب، ملک نور الٰہی صاحب آڈٹ آفیسر لاہور۔ ملک سعید احمد صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ اے جی آفس لاہور اور ملک اقبال احمد صاحب ایم ایس سی جیالوجسٹ لاہور اور ایک صاحبزادی اور دیگر بہت سے متعلقین یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب دعا کریں کہ مولا کریم مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور اُن کے بچوں اور جملہ متعلقین کو اس عظیم صدمہ پر صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار محمد شفیع اشرف مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ راولپنڈی)

(۲) ہمارے بڑے بھائی محمد صدیق صاحب کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ تقریباً ایک سال بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۲۰ جولائی رات ۲ بجے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نمازِ جنازہ مورخہ ۲۱ جولائی کو مسجد مہدی گولبازار ربوہ میں مکرم قریشی فضل حق صاحب نے نمازِ مغرب کے بعد پڑھائی۔ تدفین قبرستان عام میں ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم خواجہ محمد شریف صاحب نے دعا کرائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت کرے اور بلند درجات دے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔

(خواجہ محمد لطیف و خواجہ عبد المجید
کارکنان ضیاء الاسلام پریس
ربوہ)

چندہ مہمان خانہ جلسہ سالانہ

مہمان خانہ جلسہ سالانہ کی تعمیر کے لئے مندرجہ ذیل اضلاع کے ذمہ رقوم لگائی گئی تھیں۔
لاہور، شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ۔ گجرات، جہلم۔ کیمبلپور، ملتان۔ ساہیوال، لائلپور
ڈیرہ غازی خان، جھنگ۔ ہزارہ، سکھر، جیکب آباد۔ لاڑکانہ۔ خیرپور۔ نواب شاہ۔
حیدر آباد۔ دادو۔ بدین، سانگھڑ۔ تھرپارکر۔

احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وَسِّعْ مَکَانَکَ کے الٰہی ارشاد کی تعمیل کے لئے جاری کردہ اِس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور حتی الوسع جلد نقد ادائیگی فرمائیں۔

تمام رقوم افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام امانت تعمیر مہمان خانہ جلسہ سالانہ کھاتہ ۶۸۵۵/۲۰۹-۲۷ میں جمع کروانے کے لئے بھجوائی جائیں اور اس کی اطلاع افسر جلسہ سالانہ ربوہ کو بھجوائی جائے۔

(افسر جلسہ سالانہ)

اعلانِ نکاح

مبشر احمد خاں ابن عبد الرحمٰن خاں صاحب آف مدینہ کالونی لاہور کا نکاح ۲۲/۷/۷۷ کو بعد نماز جمعہ بمقام ایبٹ آباد خاکسار نے مبلغ آٹھ ہزار روپیہ حق مہر پر ہمراہ عزیزہ سلیم نور بنت چوہدری محمد اسلم صاحب ایس۔ ڈی۔ او ایبٹ آباد پڑھا۔ احباب سے درخواست ہے کہ اِس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

(سید محمد منیر شاہ ہاشمی ناظم انصار اللہ ضلع ہزارہ۔ ایبٹ آباد)

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرۃ پر

روزنامہ الفضل کا خاص نمبر شائع ہوگا (انشاء اللہ)

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کی سیرۃ اور آپ کی جلیل القدر دینی خدمات کے تذکرہ پر مشتمل روزنامہ الفضل کا خاص نمبر شائع کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ نہایت اہم قیمتی اور ایمان افروز مضامین اور نظموں پر مشتمل ہوگا۔ جماعت کے اہلِ قلم اصحاب اور خواتین اور احمدی شعراء سے درخواست ہے کہ وہ جلد سے جلد اِس نمبر کے لئے اپنے قیمتی مضامین اور نظمیں ارسال فرمائیں۔ مشتہرین کے لئے یہ ایک خاص موقع ہے وہ اپنے اشتہارات بُک کروالیں اور ایجنٹ صاحبان مطلع کریں کہ انہیں یہ نمبر کتنی تعداد میں درکار ہوگا۔

(ادارہ)

اخبارِ احمدیہ (بقیہ صفحہ اوّل)

کا اِذن اس کے شاملِ حال ہو اور اس کے اِذن کو حاصل کرنے کے لئے دعاؤں کی اور عملی جدّ وجہد کی ضرورت ہے گویا باذن ربّہا میں انسانی کوشش کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اُمّتِ محمدیہ میں لاکھوں بلکہ کروڑوں لوگوں نے قرآن کریم کی اس کامل تعلیم کا (جو تمام قوموں اور تمام زمانوں کے لئے نازل ہوئی) یہ شیریں پھل کھایا اور اِس طرح اس کی نعمتوں سے متمتع ہوئے۔ ہم سب کو دعا بھی کرتے رہنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان سے متمتع کرے اور قرآن کریم کی بیان فرمودہ یہ بشارت ہمارے حق میں بھی پوری ہو۔ آمین

نادر موقع سے فائدہ حاصل کریں

دار العلوم شرقی نزد یونیورسٹی زرعی زمین میں (منظور شدہ کالونی) باقی میٹھا دس دس مرلہ کے پلاٹس ارزاں نرخوں پر خرید یں۔ نیز ربوہ کے ہر محلہ میں رہائشی پلاٹس اور مکان اور بیرون ربوہ زرعی زمین برائے فروخت مناسب قیمت پر قابلِ فروخت ہیں۔

بلال اسٹیٹس (رجسٹرڈ) پراپرٹی ڈیلرز

۱۵۔ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

فون دفتر ۵۱۶ فون رہائش ۲۰۵

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴